

179539 - بھو کو زکاة دینا کیسا ہے اور کیا ملک سے باہر کام کرنے والا ملازم زکاة کا مستحق ہے؟

سوال

سوال: میرے متعدد سوالات ہیں:

- 1- کیا بھو زکاة کی مستحق ہے؟
- 2- بیٹے کو کس وقت زکاة دی جا سکتی ہے؟
- 3- میں ملازمت پیشہ شخص ہوں اور اپنے ملک سے باہر ملازمت کرتا ہوں، کچھ لوگ مجھے اپنے مال کی زکاة دیتے ہیں تو کیا میں وہ لے سکتا ہوں؟
- اور اگر میں زکاة نہیں لے سکتا تو گزشتہ سالوں میں لی ہوئی رقم کا کیا کروں گا؟ یہ واضح رہے کہ مجھے اس کی مقدار کا علم نہیں ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

کسی مسلمان کیلئے اپنی زکاة ایسے افراد کو دینا جائز نہیں ہے جن کا خرچہ اس کے ذمہ ہے جیسے کہ والدین اور اولاد وغیرہ؛ کیونکہ ایسے کرنے سے زکاة دینے والا اپنے سرمایہ کو بچا کر خود کو فائدہ پہنچائے گا، گویا کہ وہ اپنی زکاة اپنے پاس ہی رکھ رہا ہے۔

چنانچہ ابن منذر "الاجماع" صفحہ: 57 میں کہتے ہیں:

"اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اس حالت میں زکاة والدین کو دینا منع ہے جب اولاد کو والدین پر خرچ کرنے کیلئے مجبور کیا جا سکے" انتہی

اسی بات کو ابن قدامہ نے "المغنی" (2/647) میں برقرار رکھتے ہوئے کہا:

"کیونکہ اگر اولاد والدین کو زکاة دے گی تو اس طرح اولاد کو والدین پر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، گویا کہ انہوں نے زکاة دے کر اپنے ذمہ واجب خرچہ کو بچا لیا ہے، یا دوسرے لفظوں میں زکاة خود ہی رکھ لی ہے، اس لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا جیسے زکاة کے ذریعے والدین کا قرض چکانا جائز ہے" انتہی

مزید تفصیل کیلئے آپ سوال نمبر: (85088) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر بیٹا غریب ہو اور اس کے پاس اتنی دولت نہ ہو کہ وہ اپنا اور اپنی اہلیہ کا پیٹ پال سکے تو اس صورت میں والد کو چاہیے کہ اپنے بیٹوں اور بہو پر خرچ کرے۔

اس بارے میں مزید تفصیل کیلئے سوال نمبر: (149438) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

مندرجہ بالا کے مطابق بیٹے اور بہو کو زکاة دینا جائز نہیں ہے، بلکہ صاحب استطاعت باپ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نادار غریب بیٹے اور بہو پر خرچ کرے۔

سوم:

اگر آپ زکاة کے مستحق ہیں تو آپ کو دی جانے والی زکاة آپ وصول کر سکتے ہیں، چاہے آپ ملازمت پیشہ ہی کیوں نہیں ہیں کیونکہ جب تک آپ کی آمدن سے ضروریات پوری نہیں ہوتیں آپ فقراء اور مساکین کے زمرے سے باہر نہیں ہیں۔

زکاة کے مستحقین اور مصارف کے بارے میں جاننے کیلئے سوال نمبر: (46209) کا مطالعہ کریں۔

اور اگر آپ زکاة کے مستحق نہیں ہیں تو آپ کیلئے زکاة کی رقم وصول کرنا جائز نہیں ہے، لہذا آپ زکاة دینے والوں کو کہہ دیں کہ وہ زکاة وصولی کے وقت زکاة کا مستحق نہیں تھا، چنانچہ آپ انہیں ان کی رقم واپس کر دیں تا کہ وہ اس رقم کو شرعی مصرف میں خرچ کریں، یا پھر وہ آپ کو یہ رقم شرعی مصرف میں خرچ کرنے کیلئے اپنا نمائندہ بھی بنا سکتے ہیں، ایک صورت یہ بھی بن سکتی ہے کہ اگر وہ آپ کو دی ہوئی زکاة سے در گزر کر لیں اور اپنی طرف سے زکاة شرعی مصارف میں لگا دیں تو یہ بھی ممکن ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "فتاویٰ أركان الإسلام" صفحہ: 446 میں کہتے ہیں:

"میں یہاں ایک مسئلہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ جاہل لوگوں کو غربت کی حالت میں لوگ زکاة دیتے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں مالدار کر دیتا ہے تو وہ پھر بھی لوگوں کی طرف سے ملنے والی زکاة وصول کرتے رہتے ہیں، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی بھی غریب ہی ہیں لیکن وہ دل میں یہ کہہ کر زکاة وصول کر لیتے ہیں کہ: "ہم نے زکاة کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ اللہ نے ہماری طرف رزق! بھیجا ہے" ایسا کرنا حرام ہے؛ کیونکہ جسے اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا ہے اب اس کیلئے زکاة میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے۔

اور کچھ لوگ زکاة وصول کر کے زکاة دینے والے شخص کی اجازت کے بغیر کسی اور کو آگے پہنچا دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے، اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اس کا گناہ پہلی صورت سے کم ہے لیکن ہے یہ بھی حرام،

چنانچہ اگر زکاة دینے والے شخص نے زکاة کی رقم آگے کسی اور کو دینے کی اجازت نہیں دی تو پھر وہ اس رقم کا ضامن ہوگا، اور زکاة دینے والے کو یہ رقم واپس کرنا ہوگی " انتہی
اس بارے میں مزید کیلئے دیکھیں سوال نمبر: (157136)

اسی صورت میں یہ بھی شامل ہے کہ : زکاة دینے والا شخص آپکو زکاة آپ کے یا کسی اور علاقے کے فقراء میں تقسیم کرنے کیلئے دیتا ہے، اب اس صورت میں یہ مال آپ کے پاس امانت ہے، اور اصل مالک کی طرف سے آپ مستحقین تک زکاة پہنچانے میں اس کی نمائندگی کریں گے، لہذا اب آپ اس میں سے اپنے لیے اصل مالک کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں رکھ سکتے۔

اس بارے میں مزید کیلئے سوال نمبر: (49899) کا مطالعہ کریں۔

اگر آپکو اس مال کی مقدار کا علم نہیں ہے کہ کتنی رقم زکاة کی مد میں آپ نے وصول کی ہے تو آپ اس کا درست اندازہ لگانے کیلئے پوری کوشش کریں، اگر ممکن نہ ہو تو اپنے غالب گمان کے مطابق اتنی رقم ادا کریں کہ آپ کو زکاة کی رقم سے بری الذمہ ہونے کا گمان ہونے لگے، اگر چہ بہتر یہی ہے کہ آپ اتنی رقم ادا کریں کہ آپ کو بری الذمہ ہونے کا یقین ہونے لگے۔

واللہ اعلم.